٢١٣

www.KitaboSunnat.com

حج بیت اللہ اور عمرہ

کے متعلق چند

اہم فتاوی

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
رحمہ اللہ

طباعت واشاعت
وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد
مملکت سعودی عرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وزارت اسلامی امور واوقاف و دعوت وارشاد کی شائع کردہ

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند

اہم فتاوی

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ

محمد عبدہ الفلاح

وزارت کے شعبہ مطبوعات ونشر کی زیر نگرانی طبع شدہ

۱۴۲۱ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ا ـ ن ـ ح

ⓒ وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد ، ١٤٢١ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن بـــاز ، عبدالعزيـز بن عبدالله

فتـاوى مهمـة تتعلق بالـحج والعمـرة. ـ الرياض.

٤٨ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ٧ ـ ٣٣٢ ـ ٢٩ ـ ٩٩٦٠

(النـص باللغـة الأوردية)

١ ـ الحـــج   ٢ ـ العمـــرة   ٣ ـ زيارة المسجد النبوي

أ ـ العنـوان

ديوي ٢٥٢,٥   ٢١/٢٨٤٦

رقم الإيداع : ٢١/٢٨٤٦

ردمك : ٧ ـ ٣٣٢ ـ ٢٩ ـ ٩٩٦٠

الطبعـة الخامسـة

١٤٢١هـ

1.7.2

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول محمد اور آپ کے آل واصحاب پر اور ان تمام لوگوں پر جنھوں نے آپ کی راہ اختیار کی۔ اما بعد!

بعض مسلمان بھائیوں نے حج اور عمرہ سے متعلق چند سوالات کئے ہیں جن کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کو ان سے فائدہ پہنچائے اور ان کو دین کی سمجھ دے۔ اللہ ہی دعاؤں کا سننے والا اور اپنے بندوں کے قریب ہے۔

سوال ۱: نسک (اعمال حج وعمرہ) کی تین قسمیں کون سی ہیں، انہیں کیسے ادا کیا جاتا ہے اور حج کی کون سی قسم افضل ہے؟

جواب: اہل علم نے نسک یعنی اعمال حج کی تین صورتیں بتائی ہیں، اور ان میں سے ہر صورت رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

پہلی صورت: صرف عمرہ کا احرام باندھنا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ عمرہ کرنے والا (اللهم لبيك عمرةً) یا (لبيك عمرةً) یا (اللهم إني أوجبت عمرةً) کہے۔ اس کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ اگر عمرہ کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والا مرد ہے تو اپنے سلے ہوئے کپڑے اتار دے، ناف کے نیچے کے بال صاف کرے، بغل کے بال صاف کرے، ناخن تراشے اور مونچھوں کے بال کاٹے، اس کے بعد نہائے، اس لئے کہ نہانا شرعی طور پر مطلوب ہے، خوشبو لگائے، اور پھر احرام کے کپڑے پہنے۔ یہی افضل طریقہ ہے۔

عورت کے لئے احرام کا کوئی خاص کپڑا نہیں، کوئی بھی کپڑا پہن کر احرام کی نیت کر سکتی ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ اس کے کپڑے جاذب نظر، خوبصورت اور ایسے نہ ہوں جن سے دیکھنے والے فتنہ میں مبتلا ہوں۔

اگر محرم (اللهم لبيك عمرة) کے بعد یہ کہنا چاہے کہ اگر (راستہ میں) کوئی مانع پیش آ گیا تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا۔ یا یہ کہے کہ یا اللہ میری طرف سے اس عمرہ کو قبول کر۔ یا یہ کہے کہ یا اللہ اسے اچھی طرح ادا کرنے میں میری مدد کر، تو کوئی حرج نہیں۔

اگر محرم یہ کہے کہ اگر مجھے کوئی مانع پیش آ گیا تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا، یا اسی طرح کی کوئی اور عبارت کہے اور اس کے بعد کسی حادثہ کی وجہ سے عمرہ کے اعمال پورے نہ کر سکا تو اس کے لئے احرام کھول دینا جائز ہوگا اور اس پر کوئی جرمانہ واجب نہ ہوگا، اس لئے کہ ضباعہ بنت الزبیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ میں بیمار ہوں، تو آپ نے فرمایا: "حج کی نیت کرو اور یہ شرط کرلو کہ اگر بیماری نے مجھے کسی جگہ روک دیا تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا" یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بنابریں اگر کوئی عورت عمرہ کے لئے روانہ ہوتی ہے اور یہ شرط لگاتی ہے، اس کے بعد اسے ماہواری آجاتی ہے اور ہمراہیوں کی وجہ سے طہارت کے وقت تک انتظار نہیں کرسکتی تو اس کے لئے یہ شرعی عذر ہوگا اور احرام کھول دینا جائز ہوگا۔

اسی طرح اگر محرم کو کوئی بیماری ہوجائے، یا کوئی ایسا حادثہ لاحق ہوجائے جو اسے عمرہ کے اعمال پورے نہ کرنے دے (تو یہ عذر شرعی ہوگا اور احرام کھول دینا جائز ہوگا)

یہی حکم حج کا بھی ہے جو نسک کی دوسری صورت ہے، حج کرنے والا یوں کہے: (اللهم لبيك حجاً) يا (لبيك حجاً) يا (اللهم قد أوجبت حجاً) لیکن افضل یہ ہے کہ اس تلبیہ کی ادائیگی غسل، خوشبو اور احرام کا کپڑا پہن لینے کے بعد ہو، جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ان امور میں حج اور عمرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ مسلمان مردوں اور عورتوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سنت یہی ہے کہ احرام کی نیت غسل، خوشبو اور ان کاموں کے بعد کرے جو احرام کے وقت کرنے کے ہیں۔ اور اگر یہ کہنے کی ضرورت محسوس کرے کہ میرا احرام وہیں کھل جائے گا جہاں کوئی مانع پیش آئے گا، تو عمرہ کرنے والے کی طرح اس کے لئے بھی ایسا کہنا جائز ہے۔

اگر آدمی نجد، طائف یا مشرق کی طرف سے آیا ہے تو طائف کے میقات سیل یا وادی قرن سے احرام باندھے، اگر کسی نے میقات سے پہلے ہی احرام کی نیت کرلی تو بھی نیت واقع ہو جائے گی اور اس کی پابندی ضروری ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے میقات سے احرام کی نیت کی تھی، چنانچہ سنت یہی ہے کہ جب میقات پر پہنچے تو احرام باندھے۔

اگر کسی نے اپنے گھر میں یا میقات پر پہنچنے سے پہلے راستہ میں کسی جگہ غسل، خوشبو اور دیگر امور سے فراغت حاصل کرلی اور احرام کی نیت اور ان امور کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں گذرا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

جمہور اہل علم کی رائے ہے کہ احرام سے قبل دو رکعت نماز پڑھنی مستحب ہے، ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے: "میرے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے رب کا فرشتہ آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہئے کہ میں حج کے ساتھ عمرہ کا ارادہ بھی کرتا ہوں" اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے، اور یہ واقعہ وادی ذی الحلیفہ کا ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کے بعد احرام کی نیت کی تھی، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نماز کے بعد احرام کی نیت کرنا افضل ہے۔

جمہور کی یہ رائے اچھی ہے، لیکن احرام کے لئے نماز پڑھنے کے بارے میں کوئی نص صریح یا کوئی صحیح حدیث نہیں پائی جاتی، اس لئے اگر کوئی شخص پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر کسی نے وضو کیا، اور وضو کی سنت کے طور پر دو رکعت نماز پڑھ لی، تو یہی دو رکعتیں احرام کے لئے کافی ہونگی۔

نسک کی تیسری صورت یہ ہے کہ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کی جائے، ایسی صورت میں حج کرنے والا کہے: (اللهم لبيك عمرةً وحجاً) یا (اللهم لبيك حجاً وعمرةً) یا ایسا کرے کہ میقات پر صرف عمرہ کے لئے تلبیہ کہے اور پھر راستہ میں حج کی بھی نیت کرلے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طواف کرنے سے پہلے حج کے لئے تلبیہ کہے، اسے حج قران کہتے ہیں، یعنی حج اور عمرہ کو جمع کرنا۔

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج قران کی نیت کی تھی جیسا کہ حضرت انس، حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع میں (ھدی) یعنی قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے۔ اس لئے قربانی کا جانور ساتھ لے جانے والے کے لئے یہی افضل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جانور ساتھ نہیں لے گیا ہے تو اس کے لئے افضل حج تمتع ہے، رسول اللہ ﷺ کا یہی آخری فیصلہ تھا، چنانچہ جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور طواف اور سعی سے فارغ ہو گئے تو حج قران یا حج افراد کرنے والے صحابہ کو حکم دیا کہ صرف عمرہ کریں، تو لوگوں نے طواف و سعی کیا اور بال کٹوا کر حلال ہو گئے، اور اس طرح یہ بات طے پا گئی کہ حج تمتع افضل ہے اور یہ کہ اگر قارن یا مفرد پہلے عمرہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ متمتع ہو جائے گا، یعنی اگر حج افراد یا قران کی نیت کرتا ہے اور اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لاتا ہے تو امر شرعی یہ ہے کہ طواف و سعی اور بال کٹوانے کے بعد حلال ہو جائے گا اور اس کا حج، حج تمتع میں بدل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائے گا، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو حکم دیا اور فرمایا کہ جو کچھ مجھے اب معلوم ہوا ہے اگر پہلے معلوم ہوا ہوتا تو قربانی کا جانور نہ لاتا اور پہلے عمرہ کی نیت کرتا۔

اگر عمرہ کی نیت سے آنے والا حج کا ارادہ نہیں رکھتا تو اسے معتمر (عمرہ کرنیوالا) کہتے ہیں۔ کبھی اسے متمتع (عمرہ اور پھر حج کرنے والا) بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا ہے، لیکن فقہاء کی اصطلاح میں اس کو معتمر ہی کہا جائے گا، اگر اس نے حج کی نیت نہیں کی ہے، بلکہ ماہ شوال یا ذی القعدہ میں صرف عمرہ کی نیت سے آیا ہے، پھر اپنے ملک کو واپس چلا جائے گا۔

لیکن اگر اس کے بعد مکہ مکرمہ میں حج کی نیت سے ٹھہر جاتا ہے تو متمتع ہو جائے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص رمضان یا غیر رمضان میں عمرہ کی نیت سے آیا ہے تو اس کو معتمر کہا جائے گا، اور عمرہ بیت اللہ کی زیارت کو کہتے ہیں۔ متمتع اس کو کہتے ہیں جو رمضان کے بعد (حج کے مہینوں میں) عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور حج کا ارادہ بھی رکھتا ہو، جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اگر کوئی شخص حج قران کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور حج کا انتظار کرتا رہا اور احرام نہیں کھولا تو اسے بھی متمتع کہا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ﴿فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدى﴾ یعنی جو شخص عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کرے گا وہ قربانی کرے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو متمتع بھی کہا جاتا ہے، صحابہ کرام سے یہی ثابت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: (تمتع رسول الله ﷺ بالعمرة إلى الحج) یعنی رسول اللہ ﷺ نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور تمتع کیا، حالانکہ آپ ﷺ نے حج قران کی نیت کی تھی۔

لیکن بہت سے فقہاء کے نزدیک متمتع وہ ہے جو عمرہ کے بعد احرام کھول دے اور آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے۔ اور اگر عمرہ وحج کو جمع کر دیتا ہے اور احرام نہیں کھولتا تو وہ قارن ہے۔ بہر کیف اگر مسئلہ واضح رہے تو پھر اصطلاحات کی کوئی زیادہ اہمیت باقی نہیں رہتی۔

تو یہ بات واضح ہو گئی کہ متمتع اور قارن کے مسائل ایک جیسے ہیں، دونوں کے اوپر قربانی واجب ہے اور اگر کوئی شخص قربانی کی طاقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھتا تو اسے ایام حج میں تین روزے رکھنے ہوں گے اور سات روزے اپنے ملک واپس جانے کے بعد۔ اور دونوں ہی کو متمتع کہا جاتا ہے۔

لیکن سعی کے بارے میں دونوں کا حکم بدل جاتا ہے، جمہور علماء کے نزدیک متمتع دو سعی کرے گا، پہلی سعی عمرہ کے طواف کے ساتھ، اور دوسری حج کے طواف کے ساتھ اس لئے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ (حجۃ الوداع میں) جن لوگوں نے عمرہ کے بعد احرام کھول دیا تھا اور حج تمتع کی نیت کر لی تھی انھوں نے دو سعی کی۔ پہلی عمرہ کے طواف کے ساتھ اور دوسری حج کے طواف کے ساتھ۔ لیکن قارن صرف ایک سعی کرے گا، اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی کر لیتا ہے تو وہی سعی کافی ہو گی ورنہ پھر حج کے طواف کے ساتھ سعی کرے گا۔ جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے کہ متمتع دو سعی کرے گا اور قارن ایک، اور یہ کہ قارن کو اختیار ہے چاہے طواف قدوم کے ساتھ سعی کر لے، بلکہ یہی افضل ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا کہ آپ نے طواف قدوم کے ساتھ سعی بھی کر لی تھی، اور چاہے تو سعی کو مؤخر کر دے اور حج کے طواف کے ساتھ سعی کرے، یہ اللہ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے سہولت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر مبنی امر ہے، فالحمد للہ علی ذلک۔

ایک اور مسئلہ قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ اگر متمتع عمرہ کے بعد سفر کے لئے روانہ ہو جائے تو کیا قربانی ساقط ہو جائے گی؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مشہور اور ثابت ہے کہ قربانی ساقط نہ ہو گی، چاہے سفر کر کے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ جائے یا کہیں اور جائے، عام دلائل سے اسی رائے کی تائید ہوتی ہے۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ اگر سفر کر کے ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں نماز قصر کرنی جائز ہو جاتی ہے اور پھر حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ واپس آئے تو مفرد ہو جائے گا اور قربانی ساقط ہو جائے گی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ قربانی صرف اس وقت ساقط ہو گی جب سفر کر کے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ جائے، حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی مروی ہے کہ اگر عمرہ کے بعد وطن لوٹ جائے اور پھر حج کے لئے واپس آئے تو مفرد ہو گا اور قربانی واجب نہ ہو گی، لیکن اگر وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا سفر کیا ہے، مثال کے طور پر حج اور عمرہ کے دوران مدینہ منورہ، جدہ یا طائف چلا جائے تو اس کا حکم متمتع کا ہو گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلائل کے اعتبار سے یہی رائے زیادہ بہتر اور واضح ہے، اس لئے کہ حج اور عمرہ کے دوران سفر کرنے سے متمتع کا حکم ختم نہیں ہوتا، اور اسے قربانی دینی ہوگی، اس لئے اگر عمرہ کے بعد مدینہ منورہ، طائف یا جدہ کا سفر کرتا ہے تو وہ متمتع ہی رہے گا، مفرد اسی صورت میں ہوگا کہ وطن واپس چلا جائے (جیسا کہ حضرت عمر اور ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے) اور پھر میقات سے حج کی نیت کرکے لوٹے، اس لئے کہ وطن واپسی کے بعد عمرہ اور حج کے درمیان کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ قربانی کرے چاہے وطن ہی کیوں نہ واپس چلا گیا ہو، تاکہ اس اختلاف سے بچا جاسکے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے ہے، یا ان لوگوں کی رائے جو یہ کہتے ہیں کہ مسافت قصر تک سفر کرنے سے قربانی ساقط ہو جاتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ سنت نبوی کا پورا التزام کیا جائے، اور اگر قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو ایام حج میں تین روزے رکھے اور وطن واپسی کے بعد سات روزے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ (جو عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کرے وہ حسب استطاعت قربانی کرے) یہ حکم حج تمتع اور حج قران دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہے، اس لئے کہ قارن کو متمتع بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

سوال ۲ : ایک شخص نے حج کے مہینوں میں مثلاً ذی القعدہ میں عمرہ کیا، پھر مدینہ منورہ چلا گیا اور وہاں حج تک ٹھہرا رہا، تو کیا اس کے اوپر حج تمتع واجب ہوگا، یا تینوں صورتوں کے درمیان اسے اختیار ہے؟

جواب : اس پر حج تمتع واجب نہ ہوگا، اگر چاہے گا تو دوسرا عمرہ کرے گا اور متمتع ہو جائے گا، ان لوگوں کے قول کے مطابق جو یہ کہتے ہیں کہ سفر کی وجہ سے تمتع منقطع ہو جاتا ہے، نئے عمرہ کے بعد بہر حال وہ متمتع ہو جائے گا اور قربانی واجب ہو جائے گی، اور اگر چاہے گا تو صرف حج کی نیت کرے گا، اس صورت میں اختلاف ہے کہ وہ قربانی کرے گا یا نہیں؟ صحیح یہی ہے کہ وہ قربانی کرے گا، اس لئے کہ مدینہ منورہ چلے جانے سے تمتع کا حکم منقطع نہیں ہو جاتا، سب سے صحیح قول یہی ہے۔

سوال ۳ : اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہتے ہوئے میقات سے آگے بڑھ جاتا ہے اور کوئی شرط نہیں لگاتا، اس کے بعد اسے کوئی مانع پیش آجاتا ہے جو اسے نسک (حج یا عمرہ) کی ادائیگی سے روک دیتا ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت میں اسے کیا کرنا ہو گا۔

جواب : ایسے آدمی کو محصر کہا جاتا ہے ، یعنی جس کو راستہ میں کوئی رکاوٹ پیش آ گئی ہو، اسے چاہئے کہ صبر کرے، شاید کہ رکاوٹ دور ہو جائے اور وہ اپنا نسک پورا کر سکے، وگرنہ وہ محصر ہو گا، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جس جگہ مانع پیش آیا ہے وہیں قربانی کرے گا اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے گا، چاہے مانع کوئی دشمن ہو یا کوئی اور سبب، اور چاہے وہ حرم میں پیش آیا ہو یا حرم سے باہر، اور قربانی کا گوشت فقیروں میں بانٹ دے گا، اور اگر وہاں پر کوئی آدمی نہ مل سکے تو حرم یا آس پاس کے فقیروں کے درمیان تقسیم کر دے گا اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے گا اور اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے اور پھر بال کٹوا کر حلال ہو جائے۔

سوال ۴ : ایک حاجی نے میقات سے احرام باندھا، لیکن تلبیہ میں یہ کہنا بھول گیا کہ وہ حج تمتع کی نیت کر رہا ہے، تو کیا متمتع کی حیثیت سے اپنا نسک پورا کرے گا، یعنی کیا پہلے عمرہ کر کے حلال ہو جائے گا اور پھر مکہ مکرمہ سے حج کی نیت کرے گا؟

جواب : اگر احرام کے وقت عمرہ کی نیت کی، لیکن تلبیہ میں کہنا بھول گیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو اس کا حکم تلبیہ میں عمرہ کا ذکر کرنے والے کا ہوگا، طواف اور سعی کرے گا، بال کٹوائے گا اور حلال ہو جائے گا، اسلئے کہ تلبیہ سفر کے دوران بھی کہہ سکتا ہے، اور اگر تلبیہ نہ بھی کہا تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ تلبیہ سنت مؤکدہ ہے، اور اگر احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی اور وقت میں گنجائش باقی ہے تو افضل یہی ہے کہ حج کو عمرہ میں بدل دے، طواف اور سعی کرے، بال کٹوائے اور حلال ہو جائے اور متمتع بن جائے۔

سوال ۵ : اگر کسی نے اپنی ماں کی طرف سے حج کیا، میقات پر تلبیہ حج کہا، لیکن اپنی ماں کی طرف سے تلبیہ نہ کہا تو ایسے آدمی کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب : اگر اس کی نیت ماں کی طرف سے حج کرنے کی تھی، لیکن تلبیہ میں ذکر کرنا بھول گیا تو حج اس کی ماں کی طرف سے ہوگا، اس لئے کہ نیت (تلبیہ سے) زیادہ قوی ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" اس لئے اگر نیت دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی تھی، لیکن احرام کے وقت ذکر کرنا بھول گیا تو حج اسی کی طرف سے ہوگا جس کی طرف سے نیت کی تھی۔

سوال ٦ : کیا عورت حالت احرام میں موزے اور دستانے پہن سکتی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور کیا اس کے لئے احرام کے کپڑے بدلنا جائز ہے؟

جواب: عورت کے لئے افضل یہی ہے کہ حالت احرام میں موزے پہنے رہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے، اور اگر اس کے کپڑے ڈھیلے اور تمام بدن کو ڈھانکنے والے ہوں تو وہی کپڑے کافی ہیں۔ اگر احرام کے وقت موزے پہنے تھی اور بعد میں اتار دیئے تو بھی کوئی حرج نہیں جیسے کہ کوئی آدمی احرام کے وقت تو جوتے پہنتا ہے لیکن بعد میں اتار دیتا ہے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عورت حالت احرام میں دستانے نہیں پہنے گی اور نہ ہی اپنے چہرے کے لئے نقاب یا برقعہ استعمال کرے گی، اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر اس کے سامنے کوئی غیر محرم آجائے تو چہرے پر نقاب ڈال لینا ضروری ہے۔ اسی طرح طواف اور سعی کی حالت میں غیر محرم کے سامنے آنے کی صورت میں چہرہ پر نقاب ڈالنا ہوگا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قافلے ہمارے پاس سے گذرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، جب قافلے والے ہمارے سامنے پہنچتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے سر سے نقاب چہرہ پر گرالیتی تھی، اور جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنا چہرہ کھول لیتے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مردوں کے لئے چمڑے کے موزے پہننا جائز ہے، اگرچہ وہ کٹے ہوئے نہ ہوں، جمہور کی رائے یہ ہے کہ ان کا اوپر سے کاٹنا ضروری ہے، لیکن صحیح رائے یہی ہے کہ جوتے نہ ہونے کی حالت میں ان کا کاٹنا ضروری نہیں، اس لئے نبی کریم ﷺ نے میدان عرفہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: "جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پائجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے" یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اس میں آپ نے کاٹنے کا حکم نہیں دیا، اس سے ثابت ہوا کہ موزے کا بالائی حصہ کاٹ دینے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

سوال ۷: کیا احرام کی نیت زبان سے کرنی چاہئے اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی طرف سے حج کر رہا ہو تو احرام کی کیا صورت ہو گی؟

جواب: نیت کی جگہ دل ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل میں نیت کرے کہ وہ فلاں آدمی یا اپنے بھائی یا فلان بن فلاں کی طرف سے حج کر رہا ہے، زبان سے یہ کہنا مستحب ہے: (اللهم لبيك حجاً عن فلان) یا (لبيك عمرة عن فلان) تاکہ جو کچھ دل میں ہے اس کی تاکید الفاظ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذریعے ہو جائے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کا تلبیہ زبان سے ادا کیا تھا، اور صحابہ کرام نے بھی زبان سے ادا کیا تھا، جب کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تعلیم دی تھی، اور خود بھی بلند آواز سے ادا کیا تھا، اس لئے یہی سنت ہے، اور اگر کوئی شخص زبان سے نہیں کہتا تو صرف نیت کافی ہو گی۔ حج کے اعمال وہ ویسے ہی پورے کرے گا جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں کرتا، تلبیہ کہے گا اور بار بار کہے گا، بغیر کسی کا نام لئے ہوئے، جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں تلبیہ کہتا، لیکن اگر ابتدائے تلبیہ میں اس آدمی کا تعین کر دے جس کی طرف سے حج کر رہا ہے تو بہتر ہے، اس کے بعد عام حج اور عمرہ کرنے والے کی طرح تلبیہ کہتا رہے گا، جس کے الفاظ یہ ہیں: (لبيك اللهم لبيك، لبيك لاشريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك، لاشريك لك، لبيك اللهم لبيك ، لبيك إله الحق لبيك)

مقصد یہ ہے کہ بغیر کسی کا نام لئے عام تلبیہ کہتا رہے گا۔

سوال ۸ : اگر کوئی آدمی کسی کام سے یا ڈیوٹی پر مکہ مکرمہ آیا اور حج کا موقع مل گیا تو کیا وہ اپنی جائے اقامت سے احرام باندھے گا یا حرم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے باہر جاکر احرام باندھ کر واپس آئے گا ؟

جواب : اگر کوئی آدمی مکہ مکرمہ آئے اور حج یا عمرہ کی نیت نہ کرے، بلکہ کسی دوسری ضرورت سے آئے مثال کے طور پر، کسی رشتہ دار سے ملنے یا کسی مریض کی عیادت کے لئے آئے، یا تجارت کی غرض سے آئے پھر اس کے دل میں حج کا خیال آئے تو اپنی جائے اقامت سے ہی حج کا احرام باندھ لے، چاہے مکہ مکرمہ میں ہو یا اطراف مکہ مکرمہ میں، اور اگر عمرہ کی نیت کرے تو حرم سے نکل کر تنعیم، جعرانہ یا کسی اور جگہ جانا ہوگا، اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کی نیت کرنے کا حکم دیا، اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ ان کو حرم سے باہر تنعیم یا کسی اور جگہ لے جائیں۔

سوال ۹ : احرام کے لئے دو رکعت نماز پڑھنی شرط ہے یا نہیں؟

جواب : شرط نہیں، بلکہ استحباب میں بھی علماء کا اختلاف ہے، جمہور کی رائے ہے کہ دو رکعت نماز پڑھنی سنت ہے، وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے گا اور تلبیہ کہے گا، ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ظہر کی نماز کے بعد احرام کی نیت کی اور فرمایا: " میرے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے رب کا پیغامبر آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کرتا ہوں"

دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ اس بارے میں کوئی نص موجود نہیں، اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میرے پاس میرے رب کا پیغامبر آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے، اس سے مراد فرض نماز ہو سکتی ہے، اور احرام کی دو رکعتوں کے لئے اسے نص نہیں مانا جا سکتا۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرض نماز کے بعد احرام باندھنا احرام کے لئے دو رکعتوں کی مشروعیت کی دلیل نہیں بن سکتی، بلکہ دلیل صرف اس امر کی ہے کہ اگر ممکن ہو تو عمرہ اور حج کا احرام نماز کے باندھنا افضل ہے۔

سوال ۱۰ : اگر حالت احرام میں یا نماز کے لئے جاتے ہوئے مذی، یا پیشاب کے قطرے ٹپک جائیں تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب : ایسی صورت میں ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو وضو کرے، لیکن وضو سے پہلے پیشاب یا مذی سے طہارت حاصل کرنے کے لئے استنجاء کرے، مذی کی صورت میں آلہ تناسل اور دونوں فوطوں کو دھونا ضروری ہے۔ پیشاب کی صورت میں

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آلہ تناسل کا وہی حصہ دھونا ہوگا جہاں پیشاب لگا ہو، اس کے بعد اگر نماز کا وقت ہو تو وضو کرے، اور اگر ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا ہے تو وضو کو نماز کے وقت تک مؤخر کر سکتا ہے، لیکن یہ سب کچھ صرف وسوسہ نہیں یقین کی بنیاد پر ہونا چاہئے، وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہئے کیونکہ بعض لوگوں کو صرف وہم ہو جاتا ہے کہ کوئی چیز خارج ہوئی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، اس لئے وسوسہ کا عادی نہیں بننا چاہئے، اور اگر وسوسہ کا خطرہ ہو تو وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کے اردگرد پانی چھڑک لے تاکہ اگر کہیں وسوسہ ہو بھی تو ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ تو پانی کے قطرے ہیں، ایسا کرنے سے وسوسہ کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

سوال ۱۱ : کیا دھونے کے لئے احرام کا کپڑا بدلنا جائز ہے ؟

جواب : احرام کا کپڑا دھونا اور اس کے بدلے میں دوسرے دھلے ہوئے یا نئے کپڑے پہننا جائز ہے۔

سوال ۱۲ : نیت اور تلبیہ سے قبل احرام کے کپڑوں پر خوشبو لگانا کیسا ہے ؟

جواب : احرام کے کپڑوں پر خوشبو نہیں لگانا چاہئے، سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے بدن میں خوشبو لگائے، سر، داڑھی اور دونوں بغلوں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگائے، احرام کی نیت کرتے وقت احرام کے کپڑوں میں خوشبو نہ لگائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا دوسری خوشبو لگی ہو۔ اس لئے اگر کسی نے اپنے احرام کے کپڑوں میں خوشبو لگا لی تو اسے چاہئے کہ اسے دھو ڈالے یا دوسرے کپڑے پہن لے۔

سوال ۱۳: اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے ہی منیٰ میں موجود ہو تو کیا وہ مکہ مکرمہ آکر احرام کی نیت کرے گا یا منیٰ سے ہی نیت کرے گا؟

جواب: جو شخص آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں موجود ہوگا وہ وہیں سے احرام باندھے گا اور تلبیہ کہنا شروع کردے گا، مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں۔

سوال ۱۴: کیا حج تمتع کا وقت مقرر ہے اور کیا حج تمتع کرنے والا آٹھویں تاریخ سے قبل حج کی نیت کرسکتا ہے؟

جواب: ہاں! حج تمتع کا وقت مقرر ہے، شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ یہی حج کے مہینے ہیں، اس لئے شوال سے قبل یا عیدالاضحیٰ کی رات کے بعد حج تمتع کی نیت نہیں کی جاسکتی، لیکن افضل یہی ہے کہ صرف عمرہ کی نیت کرے اور اس سے فراغت کے بعد صرف حج کی نیت کرے، یہی صحیح حج تمتع ہے، اور اگر کسی نے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیت کرلی تو اسے متمتع بھی کہا جائے گا اور قارن بھی، اور دونوں حالتوں میں اسے قربانی کرنی ہوگی، ایک بکرا، یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ جس نے حج تمتع (حج اور عمرہ) کی نیت کی اسے جو جانور میسر آئے اس کی قربانی کرے۔ اگر قربانی کی قدرت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے، تین دن ایام حج میں اور سات دن اپنے وطن میں۔

حج تمتع میں عمرہ اور حج کے درمیان مدت کی کوئی تحدید نہیں، اگر کسی نے عمرہ شوال کے اول ایام میں کیا تو عمرہ اور (آٹھویں ذی الحجہ کو) حج کے احرام کے درمیان مدت طویل ہوگی اس لئے افضل یہی ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو ہی حج کی نیت کرے جیسا کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق کیا تھا، صحابہ کرام جب مکہ مکرمہ پہنچے تو ان میں سے بعض مفرد تھے اور بعض قارن، آپ نے سب کو حکم دیا کہ عمرہ کے بعد احرام کھول دیں، سوائے ان لوگوں کے جو قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے طواف اور سعی کیا اور بال کٹوا کر حلال ہو کر متمتع بن گئے، اور پھر آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے ان سب کو اپنی اقامت گاہوں سے حج کی نیت کرنے کا حکم دیا، اس لئے افضل یہی ہے، لیکن اگر کوئی شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شروع ذی الحجہ یا اس سے پہلے ہی حج کی نیت کر لیتا ہے تو بھی صحیح ہو گا۔

سوال ۱۵ : اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو بغیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھ جائے، چاہے حج یا عمرہ کے لئے جارہا ہو یا کسی اور کام سے؟

جواب : جو شخص حج اور عمرہ کے لئے جارہا ہو اور میقات سے آگے بڑھ جائے اسے واپس آکر میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن منازل سے اور اہل یمن یلملم سے، صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنهما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ کو قرار دیا، اہل شام کا جحفہ، اہل نجد کا قرن منازل اور اہل یمن کا یلملم، اور کہا کہ یہ جگہیں مذکورہ بالا علاقہ والوں کے لئے میقات ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو وہاں سے گذریں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھیں۔

اس لئے اگر حج یا عمرہ کا ارادہ ہو تو میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے، اگر مدینہ منورہ کی طرف سے آرہا ہو تو ذوالحلیفہ سے احرام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باندھنا ہوگا، اگر شام، مصر یا کسی اور مغرب کی جانب واقع ملک سے آرہا ہو تو جحفہ سے، جسے آج کل رابغ کہتے ہیں، اگر یمن کی طرف سے آرہا ہو تو یلملم سے، اور اگر نجد یا طائف سے آرہا ہو تو وادی قرن سے احرام باندھنا ہوگا جسے آج کل سیل اور بعض لوگ وادی محرم بھی کہتے ہیں۔ چاہے تو صرف حج کا احرام باندھے اور چاہے تو صرف عمرہ کا، یا دونوں ہی کی نیت کرے، لیکن اگر حج کا مہینہ ہے تو افضل یہ ہے کہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور طواف، سعی اور قصر کرکے عمرہ سے حلال ہو جائے، پھر حج کے وقت حج کا احرام باندھے۔ حج کے مہینوں کے علاوہ ایام میں مثلاً رمضان یا شعبان میں صرف عمرہ کی نیت کرے۔ اگر مکہ مکرمہ کسی اور ضرورت سے آنا ہوا ہے، حج یا عمرہ کے لئے نہیں، مثال کے طور پر تجارتی غرض سے ہو یا کسی عزیز یا دوست کی زیارت کے لئے، تو صحیح اور راجح حکم یہی ہے کہ ایسے آدمی کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتا ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھائے اور عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے۔

سوال ۱۶: اگر محرم کو یہ ڈر ہو کہ وہ کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حج یا عمرہ ادا نہیں کرپائے گا تو اسے کیا کرنا چاہئے ؟

جواب : ایسا شخص احرام کے وقت یہ کہے کہ (اگر مجھے کسی جگہ کوئی مانع پیش آگیا تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا) سنت یہی ہے کہ اگر مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو شرط لگادے کیونکہ رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ جب ضباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب نے آپ سے کسی مرض کا شکوہ کیا تو آپ نے ان کو ایسا ہی کرنے کا حکم دیا تھا۔

سوال ۱۷ : کیا عورت کسی بھی لباس میں احرام باندھ سکتی ہے ؟

جواب : ہاں ! عورت جس لباس میں چاہے احرام باندھے ، عورت کے لئے احرام کا کوئی مخصوص لباس نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے ، لیکن افضل یہ ہے کہ اس کے احرام کے کپڑے ایسے سادہ ہوں جو کسی فتنہ کا باعث نہ بنیں ، اگر خوبصورت کپڑوں میں احرام باندھتی ہے تو جائز ہے ، لیکن افضل نہیں۔

مرد کے لئے افضل یہ ہے کہ دو سفید کپڑوں (تہبند اور چادر) میں احرام باندھے ، اگر سفید نہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ، رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے طواف میں ہرے رنگ کی چادر استعمال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے سیاہ عمامہ استعمال کیا، حاصل کلام یہ ہے کہ سفید کے علاوہ دوسرے رنگ کے کپڑے بھی احرام میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

سوال ۱۸ : ہوائی جہاز سے آنیوالا آدمی حج یا عمرہ کی نیت کب کرے گا؟

جواب : ہوائی یا سمندری راستہ سے آنے والا خشکی کے راستہ سے سفر کرنے والے کی طرح جب میقات کے سامنے پہنچے تو احرام باندھ لے۔ یا ہوائی یا سمندری جہاز کی سرعت کا لحاظ کرتے ہوئے بطور احتیاط میقات آنے سے کچھ پہلے ہی باندھ لے۔

سوال ۱۹ : جس آدمی کا گھر میقات کے اندر ہو، وہ کہاں سے احرام باندھے گا ؟

جواب : ایسا آدمی اپنی رہائش سے احرام باندھے گا، ام السلم اور بحرہ کے رہنے والے لوگ اپنی اپنی جگہ سے احرام باندھیں گے اور جدہ والے اپنی جگہ سے احرام باندھیں گے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص میقات کے اندر مقیم ہو اپنی جگہ سے احرام باندھے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس سے احرام باندھے، اہل مکہ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکہ سے احرام باندھیں۔

سوال ۲۰ : آٹھویں ذی الحجہ کو حاجی کہاں سے احرام باندھے گا ؟

جواب : اپنی اقامت گاہ سے جیسا کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے حجۃ الوداع میں اپنی قیام گاہ (ابطح) سے احرام باندھا تھا، تو جو مکہ مکرمہ میں ہوں اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما کی سابقہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قول (جو شخص میقات کے اندر ہو وہ اپنے گھر والوں کے پاس سے احرام باندھے، یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے گھروں سے احرام باندھیں) یہی بتا رہا ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

سوال ۲۱ : اگر کوئی شخص کسی ملک سے حج کی نیت سے آرہا ہو اور احرام کی نیت کئے بغیر جدہ ائرپورٹ پر اتر جائے اور پھر جدہ سے احرام باندھے تو ایسے آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب : ایسا آدمی اگر شام یا مصر سے آرہا ہو تو اسے رابغ جاکر احرام باندھ کر آنا چاہئے، جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی نجد سے آرہا ہو تو اسے وادی قرن (سیل) سے احرام باندھ کر آنا چاہئے، اگر جدہ سے احرام باندھ لے تو اسے مکہ مکرمہ میں ایک بکری ذبح کرکے یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ فقیروں میں تقسیم کر دینا چاہئے تاکہ حج و عمرہ میں جو نقص واقع ہوا ہے وہ پورا ہو جائے۔

سوال ۲۲ : اگر کوئی شخص حج افراد کی نیت کر کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو، اس کے بعد اپنی نیت کو حج تمتع میں بدل دے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ اور ایسا آدمی حج کی نیت کب اور کہاں سے کرے؟

جواب : جو شخص حج افراد یا حج قران کی نیت کر کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو اس کے لئے افضل یہی ہے کہ اپنی نیت کو عمرہ کی نیت میں بدل دے، صحابہ کرام جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے آئے تو ان میں سے بعض قارن تھے اور بعض مفرد، اور ان کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ صرف عمرہ کر کے حلال ہو جائیں، چنانچہ وہ لوگ طواف، سعی اور بال کٹوانے کے بعد حلال ہو گئے۔ ہاں! جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لائے اسے احرام نہ کھولنا چاہئے، یہاں تک کہ حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو جائے، اگر قارن ہے، اور اگر مفرد ہے تو عید کے دن حج کے اعمال سے فراغت کے بعد (احرام کھولے)

مقصد یہ ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ صرف حج یا عمرہ یا دونوں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیت کر کے آئے اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، اس کے لئے مسنون یہی ہے کہ اپنی نیت کو صرف عمرہ کی نیت میں بدل دے اور طواف، سعی اور بال کٹوانے کے بعد حلال ہو جائے، اور جب حج کا وقت آئے تو حج کا احرام باندھے۔اس طرح وہ آدمی متمتع ہو جائے گا اور اس پر دم تمتع واجب ہوگا۔

سوال ۲۳ : ایک شخص نے حج تمتع کی نیت کی لیکن میقات کے بعد رائے بدل دی اور حج افراد کا تلبیہ پڑھنے لگا تو کیا اس پر دم واجب ہوگا؟

جواب : اگر اس شخص نے میقات پر پہنچنے سے قبل تمتع کا ارادہ کیا تھا لیکن میقات پر اپنی رائے بدل دی اور صرف حج کا احرام باندھا تو کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس پر دم واجب ہے۔ ہاں! اگر اس نے میقات پر یا میقات سے قبل عمرہ اور حج کا تلبیہ کہا اور بعد میں چاہا کہ اپنی نیت کو صرف حج میں بدل دے تو ایسا کرنا صحیح نہیں، البتہ صرف عمرہ کی نیت میں بدل سکتا ہے، اس لئے کہ حج قران کو حج افراد میں نہیں بدل سکتا، عمرہ میں بدل سکتا ہے اس لئے کہ اس میں مسلمانوں کے لئے سہولت ہے اور رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو اسی کا حکم دیا تھا۔ اس لئے اگر کوئی

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شخص میقات سے عمرہ وحج دونوں کی نیت کرتا ہے تو پھر بعد میں حج افراد میں نہیں بدل سکتا، صرف عمرہ میں بدل سکتا ہے، بلکہ یہی افضل ہے تاکہ طواف، سعی اور بال کٹوانے کے بعد حلال ہو جائے اور پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا تلبیہ کہے تاکہ اس کا حج حج تمتع ہو جائے۔

سوال ۲۴ : ایک شخص نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اس کا زاد سفر کھو گیا اور قربانی کرنے کی استطاعت نہ رہی، اس لئے اپنی نیت کو حج افراد کی نیت میں بدل دیا تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ اور اگر حج کسی اور کی طرف سے کر رہا تھا اور شرط یہ تھی کہ حج تمتع کرے گا تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب : اس کے لئے ایسا کرنا صحیح نہیں، اگرچہ زادراہ کھو گیا ہو، اگر قربانی نہیں کر سکتا تو دس روزے رکھے گا، تین دن ایام حج میں اور سات دن وطن واپسی کے بعد، اس کے لئے ضروری ہے کہ شرط پوری کرے۔ پہلے عمرہ کا احرام باندھے اور طواف، سعی اور بال کٹوانے کے بعد حلال ہو جائے، پھر آٹھ تاریخ کو حج کا تلبیہ کہے، اور قربانی کرے، اور عدم استطاعت کی صورت میں دس دن کے روزے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رکھے، تین دن ایام حج میں یوم عرفہ سے قبل، اور سات دن وطن واپسی کے بعد، اس لئے کہ عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے، وقوف عرفہ کے وقت آپ روزے سے نہیں تھے۔

سوال ۲۵ : ایک شخص نے حج قران کی نیت کی، اور عمرہ کے بعد احرام کھول دیا تو کیا اس کا حج حج تمتع ہو جائے گا؟

جواب :ہاں ! اگر حج قران کی نیت کرنے والا طواف، سعی اور بال کٹوانے کے بعد عمرہ کی نیت سے احرام کھول دیتا ہے تو وہ متمتع ہو جائے گا اور اسے قربانی کرنی ہو گی۔

سوال ۲۶ : تارک نماز کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے، چاہے قصداً نماز نہ پڑھتا ہو یا سستی کی وجہ سے؟ اور کیا اس کا حج فرض حج کے لئے کافی ہوگا ؟

جواب : اگر تارک نماز، نماز کے وجوب کا منکر ہے تو باجماع امت کافر ہے اور اس کا حج صحیح نہیں ہوگا، اور اگر سستی اور کاہلی کی وجہ سے نہیں پڑھتا تو علماء امت کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس کا حج صحیح ہے اور بعض کے نزدیک صحیح نہیں، صحیح رائے یہی ہے کہ اس کا حج صحیح نہیں، اس لئے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :"ہمارے اور کافروں کے درمیان وجہ امتیاز نماز ہے اس لئے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا"اور یہ بھی فرمایا :"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل نماز ہے" اور یہ حکم عام ہے، چاہے ﷺ نماز کے وجوب کا منکر ہو یا سستی کی وجہ سے نہ پڑھتا ہو۔

سوال ۲۷ : کیا عورت ایام حج میں مانع حیض گولیاں استعمال کرسکتی ہے ؟

جواب : اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اس میں فائدہ اور مصلحت ہے تاکہ لوگوں کے ساتھ طواف کر سکے، اور یہ کہ رفقائے سفر تعطل میں نہ پڑ جائیں۔

سوال ۲۸ : اگر عورت کو حالت احرام میں حیض یا نفاس آجائے تو کیا وہ طواف کرسکتی ہے ؟اگر نہیں تو اسے کیا کرنا ہوگا، اور کیا اس کے لئے طواف وداع ہے ؟

جواب : حیض یا نفاس والی عورت طہارت کا انتظار کرے گی، پاک ہونے کے بعد طواف و سعی کرے گی اور بال کٹوا کر عمرہ پورا کرلے گی، اور اگر عمرہ کے بعد یا آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو حج کے تمام اعمال ادا کرے گی، وقوف عرفہ ومزدلفہ، کنکریاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مارنا، تلبیہ وذکر الٰہی سب کچھ کرے گی اور پاک ہو جانے کے بعد حج کا طواف اور سعی کرے گی۔ اور اگر حج کے طواف اور سعی کے بعد حیض یا نفاس آئے تو طواف وداع ساقط ہو جائے گا اس لئے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف وداع نہیں ہے۔

سوال ۲۹ : کیا طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ہر طواف کے بعد ضروری ہیں اور اگر کوئی بھول جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب : مقام ابراھیم کے پیچھے ہی ضروری نہیں، حرم میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر کوئی آدمی بھول جائے تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ دو رکعتیں سنت ہیں واجب نہیں۔

سوال ۳۰ : اگر کسی نے طواف افاضہ طواف وداع تک مؤخر کر دیا اور دونوں کی نیت سے ایک طواف کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا طواف افاضہ رات میں کرنا صحیح ہے ؟

جواب : اس میں کوئی حرج نہیں، اگر اعمال حج کی ادائیگی کے بعد سفر کے وقت طواف کرنا ہے تو طواف افاضہ ہی طواف وداع کے لئے کافی ہو گا، چاہے طواف وداع کی نیت کرے یا نہ کرے، مقصد یہ ہے کہ سفر کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت طواف افاضہ طواف وداع کے لئے کافی ہوگا۔

اگر دونوں طوافوں کی بیک وقت نیت کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ طواف افاضہ اور طواف وداع دونوں ہی رات اور دن میں کسی وقت کر سکتے ہیں۔

سوال ۳۱ : اگر طواف یا سعی پوری کرنے سے قبل نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو حاجی یا عمرہ کرنے والے کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب : پہلے نماز پڑھے، اس کے بعد طواف یا سعی کو جس جگہ چھوڑا ہے وہاں سے پورا کرے۔

سوال ۳۲ : کیا طواف اور سعی کے لئے طہارت (وضو) ضروری ہے ؟

جواب : صرف طواف کے لئے طہارت (وضو) ضروری ہے، سعی کے لئے طہارت افضل ہے۔ اور اگر بغیر طہارت (وضو) کے کرے تو بھی جائز ہے۔

سوال ۳۳ : کیا عمرہ میں طواف وداع واجب ہے ؟ اور کیا طواف کے بعد مکہ مکرمہ سے کوئی چیز خریدنی جائز ہے ؟

جواب : عمرہ میں طواف وداع واجب نہیں ہے، البتہ افضل ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص بغیر طواف وداع کئے روانہ ہو جاتا ہے تو کوئی حرج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں، لیکن حج میں طواف وداع واجب ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کر لے" اس کے مخاطب حجاج تھے۔

طواف وداع کے بعد کوئی بھی چیز خرید سکتا ہے، یہاں تک کہ کوئی تجارتی سامان بھی خرید سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ مدت لمبی نہ ہو، اگر مدت لمبی ہو جائے تو دوبارہ طواف کرنا ہوگا۔ اگر عرف عام میں مدت لمبی نہیں ہوئی ہے تو طواف کا اعادہ نہیں کرے گا۔

سوال ۳۴: کیا حج یا عمرہ میں طواف سے قبل سعی کرنی جائز ہے؟

جواب: سنت یہی ہے کہ پہلے طواف اور پھر سعی کرے، اگر کسی نے نادانستہ طواف سے قبل سعی کر لی تو کوئی حرج نہیں، رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا اور کہا کہ میں نے طواف سے قبل سعی کر لی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص سعی پہلے کر لے تو صحیح ہے لیکن سنت یہی ہے کہ حج اور عمرہ دونوں میں پہلے طواف کرے اور پھر سعی۔

سوال ۳۵: سعی کی کیا صورت ہے، کہاں سے شروع کرے گا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور کتنے چکر ہیں ؟

جواب : سعی جبل صفا سے شروع کرے گا اور مروہ پر ختم کرے گا، اس کے سات چکر ہیں، صفا سے ابتدا ہوگی اور مروہ پر اختتام ہوگا۔ سعی کے دوران ذکر الٰہی اور تسبیح اور دعا میں مشغول رہے اور صفا و مروہ پر ہر بار قبلہ رخ ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ ذکر و دعا اور تکبیر کہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

سوال ۳۶ : حج اور عمرہ میں بال منڈانا افضل ہے یا کٹوانا ؟ اور کیا بالوں کے بعض حصہ کا کٹوانا کافی ہے ؟

جواب : حج اور عمرہ دونوں ہی میں بال منڈانا افضل ہے، اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ مغفرت و رحمت کی دعا فرمائی، جبکہ بال کٹانے والوں کے لئے صرف ایک بار۔ اس لئے بال منڈانا ہی افضل ہے، لیکن اگر عمرہ اعمال حج شروع ہونے کے کچھ ہی قبل کرے تو افضل بال کٹوانا ہے تاکہ حج میں بال منڈا سکے، اس لئے کہ حج عمرہ سے بہتر ہے، تو بہتر کام بہتر وقت میں کرنا چاہئے۔ اگر عمرہ ایام حج کے بہت پہلے کرے مثال کے طور پر ماہ شوال میں، تو سر کے بال بڑھ سکتے ہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت میں عمرہ میں بال منڈا لے تاکہ افضلیت کو پا سکے۔

بالوں کے بعض حصے کا منڈانا یا کٹانا علماء کے صحیح قول کے مطابق کافی نہیں بلکہ واجب یہی ہے کہ پورے سر کے بال کٹائے یا منڈائے، اور بہتر یہ ہے کہ دونوں ہی صورتوں میں دائیں طرف سے ابتداء کرے۔

سوال ۳۷: حاجی عرفہ کب جائے گا اور کب واپس ہوگا؟

جواب: نویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد عرفہ کے لئے روانگی ہوگی، وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں دو دو رکعت ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی اتباع کرتے ہوئے پڑھے، اور غروب آفتاب تک ذکر ودعاء، تلاوت قرآن اور تلبیہ میں مشغول رہے، اور کثرت کے ساتھ مندرجہ ذیل اذکار کا ورد کرتا رہے:

"لا إله إلا الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد، يحي ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير . سبحان الله والحمد لله ولاإله إلا الله والله أكبر، ولاحول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم"

دعا کے وقت قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھائے، اللہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حمد بیان کرے، اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔ میدان عرفات میں کسی جگہ بھی قیام صحیح ہے۔ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لئے سکون و وقار کے ساتھ کثرت سے تلبیہ کہتا ہوا روانہ ہو۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اذان اور دو اقامتوں کیساتھ ادا کرے۔

سوال ۳۸ : مزدلفہ میں قیام اور رات گذارنے کا کیا حکم ہے؟ اور اس قیام کی مدت کیا ہے؟ حجاج کرام کی وہاں سے واپسی کب شروع ہو گی؟

جواب : صحیح رائے یہ ہے کہ مزدلفہ میں رات گذارنی واجب ہے، بعض نے اسے رکن بتایا ہے، اور بعض نے مستحب، لیکن صحیح رائے یہی ہے کہ واجب ہے، اور جو وہاں رات نہ گذارے وہ قربانی کرے۔ اور سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز اور پو پھٹنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ نہ ہو، وہاں سے منیٰ تلبیہ کہتا ہوا روانہ ہو، فجر کی نماز کے بعد اللہ کا ذکر کرے، اور دعائیں مانگے، اور پو پھٹنے کے بعد تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کی طرف روانہ ہو جائے۔

کمزور عورتوں، مردوں اور بوڑھوں کے لئے مزدلفہ سے آدھی رات کے بعد روانگی جائز ہے، رسول اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں کو یہ اجازت دی ہے، ان کے علاوہ دوسرے طاقت والوں کے لئے سنت یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مزدلفہ میں قیام کریں، فجر کی نماز ادا کریں اور نماز فجر کے بعد اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کریں، پھر طلوع آفتاب سے قبل روانہ ہو جائیں۔ مزدلفہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا سنت ہے جیسا کہ عرفہ میں کیا تھا۔ مزدلفہ کا پورا میدان قیام کی جگہ ہے۔

سوال ۳۹ : ایام تشریق (ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخیں) میں منیٰ کے باہر رات گذارنے کا کیا حکم ہے، چاہے تو قصداً ایسا کرے یا منیٰ میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے ؟ اور منیٰ سے واپسی کب ہو گی ؟

جواب : صحیح قول یہ ہے کہ گیارہ اور بارہ کی راتیں منیٰ میں گذارنی واجب ہے، اہل تحقیق علماء کرام نے اسی رائے کو ترجیح دی ہے، اور یہ حکم مردوں اور عورتوں سب کے لئے ہے۔ اگر منیٰ میں جگہ نہ ملے تو وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی شخص بغیر عذر منیٰ میں رات نہ گذارے تو اس پر دم واجب ہو گا۔ بارہویں تاریخ کو زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بعد حاجی منیٰ سے روانہ ہو سکتا ہے، لیکن تیرہویں تاریخ کی کنکریاں مارنے کے لئے منیٰ میں رک جانا افضل ہے۔

سوال ۴۰ : قربانی کے دن حاجی کے لئے کون سا کام افضل ہے ؟ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا تقدیم و تاخیر جائز ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ قربانی کے دن جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارے، جو مکہ مکرمہ کی جانب ہے، سات الگ الگ کنکریاں مارے، ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہے، اگر اس کے پاس جانور ہے تو قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈائے یا کٹائے، منڈانا افضل ہے، پھر طواف کرے اور سعی بھی اگر اس کے ذمہ سعی باقی ہے، یہی افضل ہے، اس لئے کہ رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا، پہلے کنکریاں ماریں، پھر قربانی کی، اس کے بعد بال منڈائے، پھر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور طواف کیا، یہی ترتیب افضل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی کام کو آگے پیچھے کر دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر رمی سے قبل قربانی، یا رمی سے قبل طواف افاضہ، یا رمی سے پہلے بال منڈا لے، یا قربانی سے پہلے بال منڈا لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی کام کو آگے پیچھے کر دے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

سوال ۴۱: مریض، عورت اور بچے کی طرف سے کنکریاں مارنے کا کیا حکم ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب : مریض اور عاجز عورت (مثال کے طور پر حاملہ، بھاری بدن والی اور کمزور عورت جو کنکریاں نہیں مار سکتی) کی طرف سے کنکریاں مارنا جائز ہے، طاقتور عورت اپنی کنکریاں خود مارے، اور اگر دن میں زوال کے بعد نہ مار سکے تو رات میں مارے۔ جو شخص عید کے دن کنکریاں نہ مار سکے وہ گیارہ کی رات کو مارے، اور جو گیارہ کے دن میں نہ مار سکے وہ بارہ کی رات کو مارے، اور جو بارہ کے دن میں نہ مار سکے یا زوال کے بعد نہ مار سکے وہ تیرہ کی رات میں مارے۔ طلوع فجر کے ساتھ رمی کا وقت ختم ہو جاتا ہے، لیکن گیارہ، بارہ اور تیرہ کو دن کے وقت صرف زوال کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں گی۔

سوال ۴۲ : کیا بغیر عذر ایام تشریق کی کنکریاں رات میں مارنی جائز ہیں؟ اور اگر کوئی مرد، عورتوں اور کمزوروں کے ساتھ دسویں تاریخ کی رات کو مزدلفہ سے آدھی رات کے بعد روانہ ہو جائے تو کیا وہ جمرۃ العقبہ کو ان عورتوں اور کمزور لوگوں کے ساتھ کنکریاں مار سکتا ہے؟

جواب : صحیح قول یہی ہے کہ غروب آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا جائز ہے، لیکن سنت یہ ہے کہ زوال کے بعد اور غروب سے پہلے کنکریاں مارے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بصورت آسانی یہی افضل ہے، وگرنہ غروب آفتاب کے بعد مارے۔

جو کوئی کمزور لوگوں اور عورتوں کے ساتھ مزدلفہ سے روانہ ہو جائے اس کا حکم انہی لوگوں کا حکم ہے، اس لئے جو طاقتور افراد (محرم مرد، ڈرائیور اور دوسرے طاقتور لوگ) عورتوں کے ساتھ ہوں گے وہ بھی رات کے آخری پہر کنکریاں مار سکتے ہیں۔

سوال ۴۳ : حاجی کنکریاں مارنا کب شروع کرے گا؟ اور کیسے مارے گا؟ کنکریوں کی تعداد کیا ہوگی؟ کس جمرہ سے کنکری مارنے کی ابتداء کرے گا؟ اور کہاں انتہاء ہوگی؟

جواب : بقر عید کے دن، پہلے جمرہ کو کنکریاں مارے، یعنی اس جمرہ کو جو مکہ مکرمہ سے قریب ہے اور جسے جمرۃ العقبہ کہا جاتا ہے، اور اگر کوئی شخص یوم قربانی کی رات کو ہی کنکریاں مارلے تو صحیح ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ صبح آفتاب نکلنے کے بعد مارے۔ غروب آفتاب تک کنکریاں ماری جائیں گی۔ اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے غروب آفتاب سے قبل نہ مار سکے تو رات کو مارے۔ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ ایام تشریق میں زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارے، پہلے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسجد خیف کے قریب والے جمرہ کو سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے، پھر بیچ والے جمرہ کو سات کنکریاں مارے، پھر آخری جمرہ کو۔ گیارہ اور بارہ دونوں دن ایسا کرے۔اور اگر کوئی شخص بارہ کو منیٰ سے واپس نہیں جانا چاہتا تو تیرہ کو بھی اسی طرح کنکریاں مارے۔ سنت یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمرہ کے نزدیک ٹھہرے، پہلے جمرہ کی رمی کے بعد قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو، اس طرح کہ جمرہ اس کے بائیں جانب ہو، اور دیر تک اللہ سے دعا کرے۔ گیارہ اور بارہ دونوں دن ایسا کرے، اور تیرہ کو اگر کنکری مارنے کے لئے منیٰ میں رک گیا ہے تو آخری جمرہ (جو مکہ مکرمہ کے قریب ہے) کو کنکریاں مارے، لیکن اس کے نزدیک نہ ٹھہرے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ آخری جمرہ کی رمی کے بعد نہیں ٹھہرے تھے۔

سوال ۴۴: اگر کسی شخص کو یہ شک ہو جائے کہ شاید اس کی بعض کنکریاں حوض میں نہیں گری ہیں تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسے آدمی کو اپنی رمی کی تکمیل کرنی چاہیے، زمین سے کنکریاں اٹھا کر رمی پوری کر لے۔

سوال ۴۵: کیا جمرات کے آس پاس سے کنکریاں لے کر رمی کرنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے ؟

جواب : ہاں جائز ہے، اس لئے کہ قرین قیاس یہی ہے کہ ان کنکریوں سے رمی نہیں کی گئی ہے، البتہ جو کنکریاں حوض میں ہیں ان سے رمی کرنی صحیح نہیں۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد۔

17241

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

من مطبوعات وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

فتاوى مهمة

تتعلق بالحج والعمرة

أملاها

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز

www.KitaboSunnat.com

(باللغة الأوردية)

أشرفت وكالة شؤون المطبوعات والنشر بالوزارة على إصداره

١٤٢١هـ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٣١٣

فتاوى مهمة
تتعلق بالحج والعمرة

أملاها
سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز
رحمه الله

باللغة الأوردية

طبع ونشر
وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
المملكة العربية السعودية

ردمك : ٧ - ٣٣٢ - ٢٩ - ٩٦٠